مولانا عبداللہ صادق حقانی*

حضرت فانیؒ کی پُرلطف باتیں' بذل سنجیاں' مزاح

یہاں پر حضرت فانیؒ کے وہ علمی لطائف' پرلطف باتیں' ادبی نکتے اور واقعات اختصار کے ساتھ نقل کیے جارہے ہیں جو کہ اُنہوں نے مختلف مجالس اور درس کے دوران ارشاد فرمائے ہیں۔ لہٰذا اس میں ترتیب ضروری نہیں۔ اہل علم حضرات آسانی سے مقصد حاصل کرسکتے ہیں۔

(۱) سنن نسائی کے افتتاح کے موقع پر فرمایا کہ ہمارے نزدیک روح مع الجسد کبھی کبھی نمودار ہوسکتا ہے۔ ایک دفعہ شاہ عبدالرحیمؒ کے سامنے شیخ سعدیؒ کی روح متشکل ہوئی تھی۔اسی طرح شاہ عبدالقادر جیلانی ؒ کو لوگوں نے حج کے دوران عرفات کے میدان میں دیکھا۔ایک مناظرے کے دوران حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ متشکل ہوئے تھے۔

(۲) اسلام کے بنیادی ارکان پانچ ہیں: کلمہ' نماز' روزہ' زکوٰۃ' حج۔ جہاد پر بحث کرتے ہوئے فرمایا کہ جہاد اگرچہ سب سے آخر میں لائے ہیں لیکن جہاد سب سے مقدم ہے' یعنی ان سب کے لیے ڈھال ہے اور یہ واقعہ سنایا۔مولانا عبدالحکیم سیالکوٹیؒ محشی بیضاوی بہت بڑے عالم تھے۔ایک دفعہ عبدالحکیم سیالکوٹیؒ اکبر بادشاہ کے دربار میں تھے' دربار میں شیعہ اور برے عقیدے والے لوگ بھی تھے۔لوگوں نے سازش بنائی کہ حکیم صاحب کو بدنام کریں۔ بادشاہ سے کہا کہ اُن کے والد کو طلب کیا جائے اور اُن سے تقریر کروائی جائے۔ سیالکوٹیؒ کے والد نہ تو کوئی عالم تھے اور نہ مقرر بلکہ ایک سیدھے سادے زمیندار تھے۔ بالآخر سیالکوٹیؒ کے والد کو تقریر کے لیے طلب کیا گیا۔انہوں نے بیان کیا اور فرمایا کہ اسلام کی چھ بنیادیں ہیں' دربار میں موجود تمام لوگ ہنس پڑے۔عبدالحکیم سیالکوٹی ؒ نے وضاحت کی کہ میرا والد ضعیف ہے' آگے مزید تقریر نہیں کرسکتا لہٰذا اس کی تشریح میں کرتا ہوں۔ سیالکوٹی ؒ نے فرمایا کہ میرا والد ٹھیک کہہ رہا ہے' ان میں سے ایک جہاد بھی ہے' یہ بھی ایک اہم فریضہ ہے۔تو اس طرح اسلام کی کل چھ بنیادیں ہوئیں۔ دربار میں موجود تمام لوگ یہ وضاحت سن کر ششدر رہ گئے۔

---

* صدر اسلامک رائٹرز فورم،صوبہ خیبر پختونخوا۔ masadiq155@gmail.com

(۳) اعمشؒ کی بیوی کا قصہ: جب آٹا ختم ہو جاتا تو اعمشؒ کو اُس کی بیوی ہر وقت کہتی کہ آٹا ختم ہے' آٹا لاؤ۔ اعمشؒ نے تنگ آ کر کہا کہ اگر آپ نے دوبارہ مجھے آٹے کے بارے میں کہا تو آپ کو طلاق۔ بیوی فوراً امام صاحب کے پاس پہنچی' سارا واقعہ سنایا۔ امام صاحب نے طریقہ بتایا کہ آٹا بھی طلب کرو گی اور طلاق بھی واقع نہیں ہوگی۔ امام صاحب نے بتایا کہ جب بھی آٹے کی ضرورت ہو تو آٹے کی تھیلی اعمشؒ کی چادر سے باندھ دو۔ جب بیوی نے وہی طریقہ اپنایا تو اعمشؒ نے کہا کہ یہ طریقہ آپ کو اور کسی نے نہیں بتایا بلکہ یہ امام صاحب نے بتایا ہے۔ (یہ امام ابوحنیفہؒ کی ذہانت کی ایک دلیل ہے)

(۴) رب: فرمایا کہ ہر چیز کی ابتداء اور انتہاء لفظ رب سے ہے۔ قرآن کی ابتداء اور انتہاء بھی لفظ رب سے ہے۔ نماز کی ابتداء اور انتہاء بھی لفظ رب سے ہے۔ انسان کی ابتداء اور انتہاء بھی لفظ رب سے ہے۔ مثالیں ذکر فرمائیں۔ الحمد للّٰہِ رب العالمین' قل اعوذ برب النّاس' ربّنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار' الست بربکم قالو بلیٰ' ربنا ظلمنا انفسنا فرمایا کہ جب لفظ رب بغیر اضافت کے مستعمل ہو جائے تو اُس کا اطلاق صرف اور صرف اللہ پر ہوتا ہے

(۵) ایک دفعہ حضرت فانیؒ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت آپ کا تو دارالعلوم میں بہت عرصہ ہو گیا لیکن بہت عرصے بعد آپ کو دورۂ حدیث میں کتاب ملی تو حضرت نے خوب صورت جواب دیا جو انہوں نے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ سے سنا تھا۔ فرمایا کہ تاخیر میں خیر ہوتی ہے' جب تاخیر سے تا ہٹایا جائے تو خیر باقی رہ جاتا ہے' تو اس میں بھی خیر پوشیدہ ہوگی۔

(۶) حضرت سے اکثر یہ سوال ہوتا رہا' ہم نے بھی یہ سوال دُہرایا کہ علم دین تو آپ نے اساتذہ' والد محترم سے حاصل کیا لیکن شعر و شاعری کس سے سیکھی ہے' اس فن میں آپ کا اُستاد کون ہے' حضرت نے خوش گوار انداز میں جواب دیا۔ الشعراء تلامیذ الرحمٰن کہ شعراء کسی کے شاگرد نہیں ہوتے بلکہ یہ رحمٰن کے شاگرد ہوتے ہیں۔ فرمایا کہ شعر و شاعری ہمیں وراثت میں ملی ہے' ہمارے والد محترم بھی نامور شاعر تھے۔

(۷) ایک مرتبہ فرمایا کہ لفظ شیر کے دو معنی ہیں' جنگل کا بادشاہ' شیر بمعنی دودھ۔ لکھنے میں ایک جیسے لیکن معانی میں فرق ہے۔ اسی طرح ہمارے سر' صحابہؓ کے سر اور محدثین کے سر ایک جیسے ہیں لیکن حافظے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

(۸) باب الوضوء میں بحث کے دوران فرمایا کہ وضو کے ذریعے بدن سے گناہ جھڑتے ہیں' اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں اول یہ کہ گناہ نجس ہے اور دوسرا یہ کہ گناہ گرم ہے تو ٹھنڈے پانی سے وضو کیا کرو۔

(۹) لفظ کعب کی تحقیق کرتے ہوئے فرمایا کہ کعب کے معنی ہیں اونچا ہیں' کعبین کو کعبین اس لیے کہتے ہیں

کہ یہ بھی پنچے سے اوپر ہوتے ہیں۔اسی طرح خانہ کعبہ یہ بھی پوری زمین پر اونچا تھا' بعد میں سیلاب کی وجہ سے نیچے آ گیا۔

(۱۰) فرمایا کہ شیعہ مسح کے قائل ہیں' شیعہ کی دلیل "و ارجلکم بالکسر"

احناف کا جواب: شیعہ پر رَد خود آیت کریمہ کے آخر الی الکعبین میں موجود ہے اور مسح میں یہ بات نہیں کہ کعبین تک ہو۔حالانکہ کعبین تک پاؤں دھونا ثابت ہے۔

(۱۱) ایک مرتبہ فرمایا کہ کتابت میں کاتب کبھی کبھی اپنی طرف سے تصرف کرتا ہے۔آیت "وخر موسیٰ صعقا" میں خَرَّ کی بجائے خمار اور موسیٰ کی بجائے عیسیٰ لکھ دیا۔اسی طرح کا ایک اور قصہ ہے کہ ایک طالب علم نحومیر پڑھا رہا تھا تو اُس نے اپنے بڑے سے کہا کہ میں نے قرآن میں کچھ غلطیاں نکالی ہیں (ا) کہ خر تو عیسیٰ کا تھا اور عصا تو موسیٰ کا تھا لیکن قرآن میں آیا ہے "و خر موسیٰ صعقا" "وعصیٰ آدم ربہ فغویٰ" مطلب یہ ہے کہ خمار تو موسیٰ کا نہیں بلکہ عیسیٰ کا تھا اور عصا تو آدم کا نہیں بلکہ موسیٰ کا تھا۔

(۱۲) فرمایا کہ پاک و صاف میں عموم خصوص من وجہ کی نسبت ہے۔دھوبی کا دھویا ہوا کپڑا صاف تو ہوتا ہے لیکن یہ معلوم نہیں کہ پاک بھی ہو۔زمیندار کا کپڑا پاک تو ہوتا ہے لیکن صاف نہیں ہوتا۔اور علماء وطلباء کے کپڑے پاک و صاف دونوں ہوتے ہیں۔اور یہ آیت قرآنی تلاوت فرمائی ولکن لیطھرکم

(۱۳) فرمایا کہ ولوغ اور شرب کے درمیان عموم خصوص من وجہ کی نسبت ہے۔ولوغ کلب کے ساتھ خاص ہے اور شرب انسان کے ساتھ خاص ہے اور دوسرے جانوروں کے درمیان عام ہے۔

(۱۴) فرمایا: ایک نابینا اور بینا شخص تھا' دونوں سفر کر رہے تھے' چلتے چلتے راستے میں پانی آیا۔نابینا شخص نے بینا شخص کے اوپر سوار ہو کر دُعا پڑھی سبحٰن الذی سخر لنا ھذا و ما کنا لہ مقرنین و انا الی ربنا لمنقلبون جب دونوں پانی کے درمیان پہنچے تو بینا نے اُس کو اُتارنا چاہا تو نابینا نے کہا رب انزلنی منزلا مبارکا و انت خیر المنزلین

(۱۵) لفظ عندل کے معنی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ عندل کے معنی ہیں جو تیز تیز بولتا ہو' ہماری جماعت میں ایک عندل اور آپ (طلباء) سب عندل ہیں۔

(۱۶) یمین کے متعلق فرمایا کہ یمین کی شرافت یہ ہے کہ اس سے شریف کام کیا جائے۔

(۱۷) ایک دفعہ مجلس میں صحابہؓ کی سیرت' عظمت و کردار کا تذکرہ آیا۔اس کے ضمن میں مودودی کا ذکر آیا تو حضرت فانیؒ نے فرمایا کہ حضرت عثمانؓ سے حضورؐ، فرشتے، ابوبکرؓ وعمرؓ بھی حیاء کرتے تھے' لیکن مودودی

حیا نہیں کرتا۔

(۱۸) ایک دفعہ مجلس میں کارکنوں کی تربیت کے بارے میں فرمایا کہ آج کل تربیت کا فقدان ہے۔ کارکن ہمارا ہے لیکن کسی اور کے لیے استعمال ہو رہا ہے' اس لیے ہماری قوت منتشر ہے۔ ہماری جماعت پروپیگنڈے کا شکار ہے۔ پرایا تو پرایا اپنے بھی ہماری کردارکشی کر رہے ہیں لیکن اس کے باوجود آفرین ہو ہمارے کارکنوں پر کہ پروپیگنڈے کے باوجود متزلزل نہیں ہوتے۔ کارکنوں پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ تربیت یافتہ نظریاتی بن جاؤ۔ اپنے نظریئے کے مخالف کو لگام دینی چاہیے۔ جمعیت طلباء اسلام کے ذمہ داران کو چاہیے کہ تربیتی کنونشن منعقد کیے جائیں تاکہ کارکن تربیت حاصل کریں اور کارکن ضائع نہ ہوں۔ فرمایا اگر آپ تربیت یافتہ اور نظریاتی بن جائیں تو دُنیا کی کوئی طاقت آپ کو شکست نہیں دے سکتی۔ اگر آپ نظریاتی ہو تو مخالف بھی آپ کو تسلیم کرے گا۔ جذبے کے مقابلے میں نظریئے کو ترجیح دینی چاہیے۔ آپ کے جذباتی ہونے میں حکومت کو اور باطل قوتوں کو فائدہ ہے۔ فرمایا کہ ہم نتیجے کے مکلّف نہیں' جدوجہد کے مکلّف ہیں' ہمیں اپنی جدوجہد کا اجر ملے گا۔

(۱۹) کتاب سنن نسائی و مؤطائین کے اختتام پر وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا و من احسن قولا ممن دعا الی اللہ و عمل صالحا و قال اننی من المسلمین. فرمایا کہ اب آپ علمی زندگی سے عملی زندگی کی طرف جا رہے ہو۔ دُنیا میں بہت سے فتنے ہیں' آپ عوام کی اصلاح کے ساتھ ساتھ اپنی اصلاح بھی کرو گے۔ مذکورہ آیت ایک مغز ہے' اس کو پورا پورا اپنے عمل میں لاؤ۔ فرمایا کہ ہم کون ہیں' ہماری کیا نسبت ہے لیکن بڑوں سے نسبت ہے۔ اس موقع پر یہ شعر ارشاد فرمایا

برے ہیں یا بھلے ہیں
دو چار قدم چلے ہیں

نسبت حقانیہ کی لاج رکھو' اس کا عقیدہ بھی آپ کو معلوم ہے۔ مسلک اعتدال پر چلو۔ اپنے اکابر' اپنے اساتذہ پر اعتماد اور احترام کرو۔ احترام اور اعتماد کا یہ رشتہ ٹوٹ نہ جائے۔

آخر میں دورۂ حدیث کے تمام طلباء کو سند حدیث کی اجازت مرحمت فرمائی اور اپنی پوری سند بیان فرمائی اور اپنے اساتذہ کا ذکر کیا کہ کس اُستاد سے کون سی کتاب پڑھی ہے (جو کہ میں نے ابتداء میں ذکر کیا ہے) وعظ ونصیحت کے بعد دُعا کی اور رقت آمیز مناظر دیکھنے کو ملے۔ اُستادِ محترم دھاڑیں مار مار کر روتے رہے۔

(۲۰) ایک دفعہ تحدیث بالنعمۃ کے طور پر کہا کہ تمام اسناد میں صرف میری سند ہے کہ جس میں حضرت انور شاہ کشمیریؒ کا واسطہ آتا ہے اور کشمیریؒ کے واسطے سے حضرت شیخ الہندؒ تک پہنچتا ہے۔

(۲۱) اُستادِ محترم حضرت فانیؒ نے راقم کو بھی بہت سی نصیحتوں سے نوازا۔ وقت بروقت اصلاح اور رہنمائی کی کوشش کرتے خصوصاً صحافت کے حوالے سے تو حضرت کی رہنمائی بہت کارآمد ثابت ہوئی۔

اسلامک رائٹرز فورم کے حوالے سے اکثر فرماتے کہ یہ بہت اچھا قدم ہے۔ آج اُمت کو اسلامی لکھاریوں کی بہت ضرورت ہے۔ فورم کو وسیع کرنا چاہیے' زیادہ سے زیادہ ممبران بنائے جائیں' صحافتی کورس منعقد کیے جائیں۔

اتحاد اُمت کے داعی: حضرت فانیؒ اتحاد اُمت کے زبردست داعی تھے' اجتماعیت پر بہت زور دیتے تھے۔ ہر ہر لفظ سے اتفاق واتحاد کا جذبہ ٹپکتا تھا۔ اپنے قلم کے ذریعے اُمت کو اتحاد و اتفاق کا درس دیتے تھے۔ جس کا ثبوت حضرت کی اس تحریر سے ہوتا ہے جو کہ حضرت نے حج کے موقع پر تحریر فرمائی۔ تحریر کا کچھ حصہ من وعن نقل کیا جاتا ہے......

''اسلام ایک آفاقی مذہب تا قیامت باقی رہنے والا دین اور اجتماعیت کا مظہر ہے۔ حج کے موقع پر مسلمانوں کا یہ عالمی اجتماع اُن کے اندر محبت رشتہ وتعلق اور اُخوت پیدا کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہوتا ہے۔ اسلامی اُخوت کا یہ بے مثال مظاہرہ دیگر مذاہب میں کہیں نظر نہیں آتا۔ اسلام مسلمانوں کو اتفاق واتحاد اور یکجہتی کا درس دیتا ہے۔ عام باجماعت نمازیں یا جمعہ وعیدین کے موقع پر نمازوں میں مسلمان اجتماعی طور پر شرکت کرتے ہیں تاکہ اغیار کے مقابلے میں بنیان مرصوص کی طرح مضبوط قوت بن جائیں اور پھر حج کا یہ عالمی اور بین الاقوامی اجتماع اس اجتماعیت کا آخری مرحلہ ہے۔ اگر مسلمانانِ عالم اپنی اسی اجتماعیت اور اُخوت ومحبت کو بروئے کار لائیں تو انشاء اللہ وہ کبھی محکوم ومقہور اور مظلوم نہیں رہیں گے اور نہ اغیار کی غلامی اور اُن کے در کی دریوزہ گری اُن کا مقدر ہوگی۔ آج عالم اسلام کی مجموعی زبوں حالی ہمارے اپنے اعمال کی وجہ سے ہے' اب بھی وقت ہے کہ ہم اپنے آپ کو پہچانیں' اپنے تشخص پر غور کریں' اپنی عظمت رفتہ کو یاد کریں' اسلام کی روح پر عمل کرنے کی سعی کریں۔ پھر اس کا نتیجہ ایک تاب ناک مستقبل اور بارُعب قوم کی صورت میں اقوام عالم کے سامنے آشکار ہوگا۔'' (ماہنامہ الحق شمارہ نمبر 541 ستمبر 2010ء)

☆ ☆ ☆

ماضی کے جھروکوں میں دیکھا رنگین نظارے یاد آئے
زخموں کے فوارے یاد آئے فرقت کے شرارے یاد آئے
(فانیؔ)